مباھلہ بعد از مکالمہ

سید فدا حسین بخاری
برسٹل یوکے

رسول کریمؐ کی طرف سے دعوت اسلام دیے جانے کے بعد نجران کے عیسائیوں کا ایک ساٹھ رکنی وفد ۹ ھ۔ق میں مدینہ منورہ میں آیا۔ وفد کی قیادت ان کا سردار عبدالمسیح، مشیر ایہب اور عالم ابوحارثہ کر رہے تھے۔ مسجد نبوی میں مذاکرات کے کئی دور ہوئے آج کی زبان میں شاید ہم کہہ سکتے ہیں کہ تہذیبوں کے درمیان مکالمہ شروع ہوا مسیحیوں کا مدعی یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ (نعوذ باللہ) اللہ کے بیٹے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے کہا اس دعوی پر آپکے پاس کیا دلیل ہے۔ انہوں نے کہا چونکہ حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں اس لیے ان کا باپ خود خدا ہے۔ عیسائیوں کی اس دلیل کے جواب میں پیامبر اکرمؐ نے قرآن مجید کی سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۵۹ کی تلاوت فرمائی

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ
ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ

بے شک عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک آدم جیسی ہے کہ انہیں مٹی سے پیدا کیا اور پھر کہا ہو جا اور وہ ہو گیا۔

اس آیہ مجیدہ میں ان کی دلیل کا واضح جواب موجود ہے۔ آیت کہتی ہے کہ عیسیٰؑ، آدم کی طرح ہیں۔ آدم کو مٹی سے (بغیر ماں، باپ کے) پیدا کیا گیا اور اس میں اپنی روح ("نفخت فیہ من روحی") پھونکی اور کہا ہو جا اور وہ ہو گیا

جس طرح خداوند متعال نے جناب آدم کو بغیر ماں باپ کے خاک سے پیدا کیا اسی طرح جناب عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور اگر باپ کا نہ ہونا خدا کے بیٹے ہونے پر دلیل بن سکتا ہے تو پھر جناب آدم کے لیے زیادہ مناسب ہے کیونکہ ان کے ماں اور باپ دونوں نہیں تھے۔

پیامبر گرامی اسلام نے واضح دلیل پیش کر دی کہ جب تم حضرت آدم کو کہ جس کے ماں اور باپ نہیں تھے اللہ کا بیٹا نہیں مانتے تو پھر حضرت عیسیٰ کے متعلق ایسا کیوں کہتے ہو حالانکہ ان کی ماں (حضرت مریم) تو تھیں۔ اگر نصاریٰ کا وفد حق و حقیقت کے سامنے تسلیم ہونے والا ہوتا تو مکالمہ کامیاب ہو جاتا۔ آج بھی بڑے زور و شور سے تہذیبوں کے درمیان ڈائیلاگ اور مکالمہ کی بات ہو رہی ہے۔ مکالمہ تبھی کامیاب ہو سکتا ہے جب منطقی گفتگو ہو اور حق و حقیقت کے سامنے تسلیم ہونے کی خواہش ہو۔ طاقت، اسلحہ زور کے ذریعے دوسروں کے حقوق پائمال نہ کیے جائیں ریاستی دہشتگردی نہ کی جائے عدل و انصاف کی بات کی جائے بین الاقوامی اصولوں کی پاسداری کی جائے۔ منطق و استدلال سے بات کی جائے جیسا کہ پیامبر اکرم نے اس وفد سے کی لیکن افسوس کہ حق کے سامنے تسلیم نہ ہوئے چنانچہ ارشاد ہوا۔

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِينَ

حق تمہارے پروردگار کی طرف سے آچکا ہے لہذا خبردار اب تمہارا شمار شک کرنے والوں میں نہ ہونا چاہیے

اللہ کے رسول کی گفتگو نہایت مدلل تھی اسے ماننا چاہیے تھے لیکن کیا کیا جائے جو حضرات دنیا اور دنیا کی ریاست کے غلام ہوں اور اپنی خواہشات کے اسیر وہ کب مانتے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہنے لگے اس طرح کے جوابات ہمیں مطمئن نہیں کر رہے نتیجۃً مکالمہ گفتگو مذاکرات ناکام ہو گئے تو اب اللہ کے رسول کو حکم ہوا کہ اب جبکہ علم اور حق ان کے پاس آچکا اور پھر بھی تسلیم نہیں ہوئے (ایمان نہیں لائے) تو پھر انہیں مباہلہ کی دعوت دو ارشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ
فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ
وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ

ترجمہ = (پیغمبر) علم کے آجانے کے بعد جو لوگ تم سے کٹ حجتی کریں ان سے کہہ دیجیے
کہ آؤ ہم لوگ اپنے اپنے فرزند، اپنی اپنی عورتوں اور اپنے اپنے نفسوں کو بلائیں
اور پھر خدا کی بارگاہ میں دعا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیں (آل عمران ۶۱)

ایک مسلم تاریخی واقعہ ہے جس کو شیعہ و سنی علماء نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کیا ہے
اور لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو عیسائیوں کے رہنماؤں کو مباہلے کی دعوت دی گئی
دعوت قبول کرلی گئی۔ تمام مسلمانوں کو اس بات کی اطلاع ہو گئی اور جہاں دیکھیے وہیں لوگ بیٹھ کر
چہ می گوئیاں کرنے لگے کہ دیکھیے مباہلہ کیا ہوتا ہے؟ لوگ بے صبری سے مباہلہ کا انتظار کر رہے تھے
24 - ذی الحجہ کا دن آ ہی گیا چشم فلک نے دیکھا۔ مدینہ کے لوگوں نے دیکھا۔ نصاری نجران
کے وفد اور ان کے آگے آگے آنے والے اسقف اعظم نے دیکھا کہ مسلمانوں کے رسول اپنے
دونوں نواسے اپنی بیٹی اور داماد کو ساتھ لیے ہوئے میدان مباہلہ کی طرف رواں دواں
ہیں۔ جب یہ پنجتن کا نور میدان مباہلہ کو روشن کرنے لگا تو اسقف اعظم نے کسی سے پوچھا
پیغمبر کے ساتھ کون ہیں اسے بتایا گیا کہ پیغمبر کی بیٹی فاطمہ اور ان کے دونوں نواسے حسن اور حسین
اور ان کے داماد علی علیہم السلام ہیں یہ سننا تھا کہ شرجیل جو ایک بڑا عالم دین تھا اور اس
وفد میں شامل تھا کہا رک جاؤ مباہلہ نہ کرنا خدا کی قسم میں وہ چہرے دیکھ رہا ہوں
کہ اگر یہ خدا سے چاہیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو یقیناً وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا
اگر آج محمدؐ سے مباہلہ کرو گے تو نجران کا ایک بھی عیسائی اس روئے زمین پر باقی نہیں رہے گا
خدا کے لیے میری بات مان لو۔ شرجیل کے اصرار نے علماء نجران کے دلوں میں عجیب اضطراب کیفیت
پیدا کر دی انہوں نے پیغمبر اسلام کی خدمت میں ترک مباہلہ کی درخواست کر دی اور جزیہ دینا
قبول کرلیا۔ اس واقعے کو تفسیر کبیر فخر الدین رازی ج ۸، روح المعانی ج ۳، تفسیر قرطبی ج ۲ روح البیان
تفسیر بیضاوی میں دیکھا جا سکتا ہے، اہلسنت کی کتب صحاح مثلاً صحیح مسلم کتاب فضائل علی
صحیح ترمذی ج ۵ اور مسند احمد ج ۱ ص ۱۸۵ السنن الکبری الدر المنثور تفسیر طبری
احکام القرآن جصاص میں بھی واقعہ ملتا ہے

آیت مباہلہ سے جو نکات ملتے ہیں ان میں سے پانچ کا ذکر کرتے ہیں

حقانیت رسول کریم = آیت کے نزول اور رسول کے عمل سے پتا چل گیا کہ رسول کریم اپنی رسالت پر کس قدر پختہ یقین رکھتے ہیں اس لیے کہ جو شخص پنے رسول ہونے اور اللہ سے اپنے رابطے کے یقینی اور قطعی ہونے پر ایمان نہ رکھتا ہو وہ کیسے دعوت دے سکتا ہے کہ آیئے اللہ سے دعا کریں کہ وہ جھوٹوں پر لعنت و عذاب نازل کرے۔ رسول کریم نے فرمایا تھا کہ یقین سے کہتا ہوں کہ لعنت ہمارے مخالفین کے لیے آئے گی

فضیلت اہلبیت = آیۃ مباہلہ اہلبیت کی شان میں بین دلیل ہے قرآن کی نگاہ میں ایسے سچے جو رسالت کے گواہ بن سکے رسول کے قدم سے قدم اور شانے سے شانہ ملاکر باطل کے سامنے قیام کریں خواہ وہ میدان بدر ہو یا میدان مباہلہ، اہلبیت اطہار ہی ہو سکتے ہیں

حضرت فاطمہ الزہرا کی فضیلت بے مثال

آیت میں لفظ "نساء" آیا ہے جس میں پوری گنجائش ہے کہ اگر کوئی اور خاتون اس معیار کی ہوتی تو رسول کریم اس کو بھی ساتھ لے کر جاتے۔ نہیں لے کر گئے تو اب دنیا جس کو چاہیے صدیقہ کہتی پھرے قرآن کی نظر میں صدیقہ سیدہ فاطمہ ہیں

امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کا فرزند رسول ہونا

آیت کے مفہوم ابناءنا کی عملی تفسیر بن کر بیٹوں کی جگہ امام حسن اور امام حسین رسول پاک کے ساتھ تشریف لے گئے

علی علیہ السلام رسول پاک کی جان = آیت میں انفسنا آیا ہے۔ یہ بات یقینی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ انفسنا سے مراد پیامبر اسلام کی ذات نہیں کیونکہ انسان کی اپنے آپکو دعوت دینا معنی نہیں رکھتی اس لیے کوئی راہ نہیں ہے کہ اس مراد حضرت علی ہیں۔ تمام تاریخیں یہی بتاتی ہیں کہ حضرت علی کے سوا انفسنا کی جگہ کوئی دوسرا نہ تھا پس جو ہستی رسول کی بمنزلہ جان ہوگی وہ رسول کے بعد تمام کائنات سے افضل و برتر ہوگی